اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی سالانہ للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی ع

الفضل قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ — مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۵ء یوم شنبہ مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ — نمبر ۳۶

مدینۃ المسیح

الحمد للہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت دوام کے لئے مدام دعائیں کرتے رہیں۔ اور صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کے لئے بھی دعائیں کریں۔ میر محمد سعید صاحب مرحوم حیدر آبادی کی جگہ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بہ اتفاق رائے ممبر انجمن معتمدین بنائے گئے۔

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ چودھری فتح محمد صاحب سیال و مولوی عبدالرحیم صاحب نیر ایک ضروری کام کے لئے امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب جو حضور ام المومنین کے ہمراہ شملہ تشریف لے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔ صاحبزادگان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میاں عبدالسلام صاحب معہ اہل و عیال شملہ سے اور میاں عبدالمنان کراچی سے واپس آ گئے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ میں حسب ذیل مہمان تشریف لائے۔ سید محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک۔ عطاء اللہ صاحب کلرک۔ مرزا قدرت اللہ صاحب۔ عبدالواحد صاحب لاہور سے۔ عبدالسلام صاحب مالیر کوٹلہ سے۔ مسیح صادق صاحب۔ ڈاکٹر عطاء اللہ

جماعت احمدیہ فیروزپور کا جلسہ

مورخہ ۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۲۵ء کو جلسہ کا انعقاد بر کوٹھی جناب مرزا ناصر علی صاحب زیر صدارت جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ہوا۔ پہلی تقریر جناب حافظ روشن علی صاحب کی "اسلام کا اثر دنیا پر" اور دوسری تقریر مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل کی بر مضمون "فضیلت اسلام" ہوئی۔ جناب حافظ صاحب نے مفصل طور پر بتایا کہ اسلام کے آنے سے قبل عرب کی کیسی بری حالت تھی۔ جہالت بت پرستی اور دیگر گندی رسومات اپنے کمال کو پہنچ چکی تھیں۔ خانہ جنگیاں عام تھیں۔ مگر اسلام کی برکت سے وہی درندہ طبع لوگ محبت اور آشتی کے مجسم پتلے بن گئے۔ اور دنیا کے لئے نمونہ۔

مولوی عبدالکریم صاحب نے دنیا کے بڑے بڑے مذاہب آریہ دھرم عیسائیت وغیرہ کو لیکر اسلام کے مقابل ان کی خامیاں بتائیں

۱۳ ستمبر۔ علی الصبح مسجد احمدیہ شہر فیروزپور میں جناب حافظ صاحب کا ایک لیکچر ہوا۔ جس میں آپ نے احباب جماعت احمدیہ کو نصائح فرمائیں۔ اور جماعت کی توجہ جہاں تبلیغ اور اس کی اہمیت کی طرف دلائی۔ وہاں اپنی حالت عین فرمان الٰہی کے مطابق بنانے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم چلنے کی طرف توجہ دلائی۔ قریباً ساری جماعت حاضر تھی بچے اور مستورات بھی شامل جلسہ تھیں۔

شام کے وقت ۴ بجے مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مسیح موعود کی خدمات اسلام پر ایک مبسوط تقریر کی۔ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارنامے پیش کئے۔ اس کے بعد انہی معیاروں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے پیش کئے۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اظہر من الشمس ہوتی تھی۔

۸½ بجے شب سے ۱۱ بجے تک جناب حافظ روشن علی صاحب نے مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج اور مسئلہ چھوت چھات پر مبسوط تقریر فرمائی۔

۱۲-۱۱ کی درمیانی شب مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ آریہ۔ دیوسماجی۔ سکھ۔ عیسائی۔ شیعہ۔ حنفی۔ دیوبندی۔ اہل حدیث سناتن دھرمی صاحبان کو شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ مگر صرف آریہ سماجی شامل ہوئے۔ مضمون اخلاق فاضلہ تھا۔ ان کا مضمون لکھا ہوا تھا ہماری طرف سے زبانی پڑھا گیا۔ خاکسار احمد جان سیکرٹری تبلیغ فیروزپور

سید عبداللہ شاہ صاحب چک ۔۔۔ سے۔ محمد اسمٰعیل صاحب گڑھ سے۔ سید جہانگیر شاہ صاحب ۔۔۔ سے۔ سلطان احمد صاحب ۔۔۔ کو جرانوالہ سے ۔۔۔

جماعت احمدیہ بنگہ کا جلسہ

۹ر ستمبر پہلا اجلاس ۴½ بجے شام ہوا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود پر ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ ۵½ بجے شیخ عبد الرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ نے گورونانک صاحب کے مسلمان ہونے کا ثبوت گرنتھ صاحب سے دیا۔ اس کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ رات کے ۹ بجے میجک لینٹرن کے ذریعہ بتایا جائے گا۔ کہ دیگر ممالک میں اسلام کس طرح پھیل رہا ہے۔ اس لیکچر میں حاضرین بہت تھے۔ اور غیر احمدی بھی شامل تھے۔ ۱۲ بجے رات تک لیکچر ہوتا رہا۔ اور احمدیت کی خوب تبلیغ کی گئی۔

دوسرے دن پہلا اجلاس ۹ بجے ہوا۔ اس میں ماسٹر محمد عمر صاحب نے وید کی تعلیم بتا کر یہ بیان کیا۔ کہ اس پر عمل کر کے کوئی آدمی نجات نہیں پا سکتا۔ نیز وید اور قرآن کا مقابلہ کر کے قرآن کریم کو نجات دہندہ ثابت کیا۔ اس تقریر میں دیہاتی لوگ بھی شامل تھے۔ اس کے بعد مولوی عبد السلام صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں گورونانک صاحب کا گرنتھ صاحب سے مسلمان ہونا بتایا اور گرنتھ صاحب سے ہی اسلامی احکام شرعی بتائے۔

اس دن دوسرا اجلاس ۳ بجے شروع ہوا۔ شہر میں منادی کرائی گئی۔ آریہ سماج کو مقابلہ کا چیلنج دیا گیا۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے صداقت اسلام و صداقت مسیح موعود پر تقریر فرمائی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر کوئی آریہ اسلام کے مقابلہ کے لئے رسول کریم صلعم کے غلام (حضرت مسیح موعودؑ) کے غلاموں کے سامنے آنا چاہے۔ تو آئے۔ کسی کو تاب مقابلہ نہ ہوئی۔ ۸ بجے میجک لینٹرن کا لیکچر مسجد میں ہوا۔ جس میں عورتیں بھی شامل تھیں۔ اسی وقت آریوں نے لیکچر شروع کر دیئے جن کے جلسہ میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی اور ماسٹر محمد عمر صاحب تشریف لے گئے۔ آریوں نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بدزبانی کے سوا کچھ نہ کہا۔ اور جب ان کے پریذیڈنٹ سے مباحثہ کے لئے وقت مانگا گیا۔ تو اس نے پہلے تو انکار کر دیا۔ لیکن جد و جہد کے بعد ایک گھنٹہ ملا۔ جس میں مولوی عمر الدین صاحب نے آریوں کے اعتراضات کے ایسے زبردست جواب دیئے۔ کہ پبلک بول اٹھی۔ آریہ لاجواب ہو گئے۔ مباحثہ کے خاتمہ پر سناتن دھرمیوں اور غیر احمدیوں نے مولوی صاحب کو مبارکباد دی۔

ہمارے جلسہ میں افسران پولیس نے بہت اچھا انتظام رکھا۔ جس کے لئے ہم سب انسپکٹر مظفر حسین صاحب و سید عزیز الدین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ نیز ان احمدی احباب کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جنہوں نے جلسہ کے انتظام میں امداد دی۔

خاکسار رحمت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ

(بقیہ صفحہ ۶)

سے بچنے کے لئے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے یہ کام کیا۔ گو کام ایک ہی ہے۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے ان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت تو دینی کہلائیگی۔ اور سر سید کی قومی تو کہلائیگی لیکن دینی نہیں کہلا سکتی۔ پس جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا کی توحید کو قائم کیا۔ اس زمانہ میں اسکی کوئی دوسری مثال نہیں۔ اور یہ صرف نبیوں کا ہی کام ہے۔

مولویوں کی حالت

شائد بعض یہ کہیں۔ کہ یہ جو کچھ مرزا صاحب نے کیا۔ سب کچھ قرآن شریف میں موجود تھا۔ قرآن پکار پکار کر وفات مسیح کا اقرار کر رہا تھا۔ پھر مرزا صاحب نے کیا کیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ سب کچھ قرآن شریف میں موجود تھا۔ تو مولویوں نے کیوں نہ نکال لیا۔ اور کیوں نہ اسے دنیا میں پیش کیا۔ اور اس سے کام لیا۔ اس سے تو مولویوں کی اور بھی زیادہ بیوقوفی کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ ایک چیز جس کے متعلق وہ کہتے ہیں۔ کہ موجود تھی۔ لیکن باوجود اس کے موجود ہونے کے انہوں نے اسے استعمال نہ کیا۔ افسوس ہے۔ کہ مولویوں کے سامنے قبر پرستی ہوتی رہی۔ مولویوں کے سامنے لوگ بت پرستی کرتے رہے۔ مولویوں کے سامنے لوگ درختوں پر ٹونے کرتے رہے۔ پتھروں پر ٹونے کرتے رہے۔ گدھوں تک کی قبروں کی پرستش کی جاتی رہی۔ لیکن وہ نہ روک سکے۔ اور اب جب کہ حضرت مرزا صاحب نے شرک کو مٹانے والی کئی لاکھ کی جماعت کھڑی کر دی۔ کہتے ہیں۔ مرزا صاحب نے کوئی نیا کام آ کے نہیں کیا۔ ~~اور توحید~~ کو قائم نہیں کیا۔ اس وقت جبکہ سب کچھ ہو رہا تھا۔ انہوں نے کیا کیا۔ نہ قرآن سے ہی انہیں وہ کچھ نظر آیا۔ جو حضرت مرزا صاحب نے نکال کر ان کے آگے رکھ دیا۔ اور نہ ہی وہ طریق معلوم ہوئے۔ جن پر چلتے ہوئے حضرت مرزا صاحب نے شرک کی بیخ کنی کی۔ مگر اب کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ سب کچھ قرآن شریف میں موجود تھا۔ موجود تو تھا۔ مگر تم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ کیا تم نے اس کے ذریعہ دنیا کو شرک سے روکا۔ روکنا کیا تھا۔ مولوی بچارے تو آپ ہی قبروں پر چراغ جلاتے تھے۔ اور کئی قسم کے شرکوں میں مبتلا تھے۔ اور ان میں سے جس کسی نے اس کے برخلاف کچھ کیا۔ وہ بھی دھڑا بندی سے کیا۔ نہ کہ توحید کے لئے۔

رسم آباء کی تقلید

اگر وہابی خدا تعالےٰ کی توحید قائم کرنے کے لئے قبروں وغیرہ کی پرستش سے روکتے۔ تو حضرت مسیح کو ہر گز زندہ نہ مانتے۔ وہ چونکہ ایسے بزرگوں کے قائم مقام تھے۔ جو اس قسم کے کام کرتے تھے۔ اسی لئے وراثتاً یہ کام کرتے تھے۔ اور اپنے آباء کو دیکھ کر ایسا کرتے تھے۔ نہ کہ فی الواقع انہیں توحید کا خیال تھا۔ وہ چونکہ ان لوگوں کی اولاد تھے۔ جنہوں نے توحید کو پھیلایا۔ اس لئے ان میں یہ باتیں تھیں۔ اگر مقلدوں کے ہاں پیدا ہوتے۔ تو یہ بھی مقلد ہی ہوتے۔ پس ان کا اتنے ہی پر خوش ہونا اور جب حقیقی علاج بتایا گیا۔ تو اس پر بگڑنا اور ایسا علاج بتانے والے کی مخالفت کرنا بتلاتا ہے کہ وہ توحید پر عقیدۃً نہیں تھے۔ بلکہ رسماً تھے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب عقیدۃً اس پر قائم تھے۔ اور لاکھوں انسانوں کو قائم کر دیا۔

مسیح موعود نے توحید کو پھیلایا

حضرت مسیح موعودؑ نے اور کام بھی کئے اور توحید کو بھی پیش کیا۔ اور خدا کے بتائے ہوئے طریق کے ماتحت اس طرح پیش کیا۔ کہ دنیا کا حال ہی بدل گیا۔ لوگ شرک میں پھنسے ہوئے تھے ان کے ہر عقیدہ میں شرکیہ باتیں داخل ہو چکی تھیں۔ مگر آپ نے عقائد کی بھی اصلاح کی۔ اور عملی طور پر بھی لوگوں کو شرک سے بچایا۔ کیا کوئی مولوی ایسا کر سکتا تھا۔ یا کسی مولوی نے ایسا کیا۔ غالباً یہ کہدیا جائے گا۔ کہ مولوی بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن کر سکنے کا سوال نہیں کرنے کا سوال ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود کے متعلق کر لینے کا ثبوت موجود ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ چونکہ کامل توحید انبیاء کے ذریعہ ہی آتی ہے۔ اور عقل سے نہیں۔ بلکہ خدا سے علم پا کر آتی ہے اس لئے انبیاء ہی اس کے لئے آتے ہیں۔ اور انبیاء ہی اسے حقیقی طور پر قائم کر سکتے ہیں۔ پس حضرت مرزا صاحب نے بھی چونکہ اصل توحید قائم کی۔ اور دوسرے کسی کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ اس لئے آپ سچے نبی تھے۔ کیونکہ آپ ہی شرکیہ عقیدوں کو بدل کر توحید کو لوگوں میں پیدا کر سکے۔

تین جنازے

آج میں نماز کے بعد تین جنازے پڑھاؤں گا پہلا جنازہ میاں غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کے بھائی کا ہے۔ جو چین میں فوت ہوئے ہیں۔

میں نے کہا ہوا ہے۔ میں ان احمدیوں کے جنازے پڑھایا کروں گا۔ جو کسی ایسی جگہ فوت ہوں۔ جہاں جنازہ پڑھنے والے موجود نہ ہوں یا اگر ہوں تو بہت کم تعداد میں ہوں۔ جنازہ اپنے مرنیوالے بھائی کی ایک خدمت ہے۔ اور چونکہ ایسی جگہ جہاں احمدیوں کی کافی تعداد نہ ہو۔ فوت ہونے والے احمدی کا جنازہ اس وجہ سے کم لوگ پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ کہ وہ احمدی تھا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ایسے بھائی کی آخری خدمت کریں۔ اسوجہ سے میں جنازہ پڑھاؤں گا۔

دوسرا جنازہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی والدہ کا ہے حکیم صاحب دینی خدمت کے لئے افریقہ گئے ہوئے ہیں۔ اور پیچھے ان کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ اسلئے ان کا بھی حق ہے کہ ان کی والدہ کا جنازہ پڑھا جائے۔ تاکہ انکے دل میں نہ گذرے۔ کہ میں اپنی ماں کا جنازہ نہ پڑھ سکا۔

تیسرا جنازہ مولوی فضل کریم صاحب کے بھائی عبد الکریم صاحب کا ہے۔ جو قلعہ صوبہ سنگھ میں فوت ہوئے ہیں۔ وہ وہاں کی انجمن کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور پرانے آدمیوں میں سے تھے۔ سلسلہ کے کاموں میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل
یوم شنبہ ۔ قادیان دارالامان ۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۵ء

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

لنڈن کے اخبار ”سٹار“ کی شرمناک حرکت

قائم مقام جماعت احمدیہ مقیم لنڈن کا پرزور پروٹسٹ

اہل یورپ اور خاص کر انگریزوں کو مسلمانوں کے ساتھ تعلقات پیدا کئے ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ اور کئی کروڑ مسلمانوں پر حکومت کرنے والے لوگوں کا اولین فرض ہے کہ مسلمانوں کے جذبات۔ احساسات اور معتقدات کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کریں۔ لیکن افسوس کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ اسوقت تک اس بات کی پرواہ نہیں کی گئی۔ اور آئے دن نہ صرف یورپ کے متعصب پادری اور پریچر اسلام کے خلاف دل آزار خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو آزاد خیال اور مذہبی تعصبات سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ وہ بھی اپنی تحریروں اور تقریروں میں اسلام کے متعلق نہایت بے جا اور دل آزار الفاظ استعمال کر کے مسلمانوں کے قلوب کو صدمہ پہنچاتے رہتے ہیں۔ حتےٰ کہ مسٹر لائڈ جارج جیسا انسان بھی جو حکومت برطانیہ کے ایک نہایت ذمہ وارانہ عہدہ پر متمکن تھا اس غلط کاری کا مرتکب ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور اس نے بھی اپنی ایک تقریر میں اسلام کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے۔ جو نہایت دل آزار تھے۔

مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات کے ساتھ جو اخلاص اور عقیدت ہے۔ وہ اسقدر بیّن اور واضح ہے۔ کہ اس کے متعلق کسی کی طرف سے ناواقفیت کا عذر قطعاً قابل سماعت نہیں ہو سکتا۔ ایسی حالت میں اگر کوئی آپ کی کسی قسم کی ہتک اور توہین کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ دیدہ ودانستہ مسلمانوں کے مقدس احساسات کو کچلتا اور جان بوجھ کر ان کی دل آزاری کرتا ہے۔ جو نہ صرف اخلاقاً نہایت ہی شرمناک فعل ہے بلکہ قانوناً بھی بہت بڑا جرم ہے۔ لیکن کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جو اس زمانہ میں ساری دنیا کو اخلاق اور تہذیب کا سبق پڑھانے کے مدعی ہیں۔ جو اپنے سوا کسی کو مہذب اور بااخلاق نہیں سمجھتے۔ جو قانون سازی میں اس ہستی کے ارشادات اور احکام کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ جو ان کے نزدیک ابن اللہ بلکہ خود اللہ ہے۔ ان میں سے بعض لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرمناک توہین کرتے ہوئے تمام اخلاق ساری تہذیب اور کل قوانین کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں ؎

اس کا تازہ ثبوت لنڈن کے ایک بہت بڑے اور مشہور اخبار ”سٹار“ نے پیش کیا ہے۔ جس نے اپنے ۱۸ اگست کے پرچہ میں ایک نہایت ہی دل آزار کارٹون شائع کر کے تمام دنیا کے چالیس کروڑ انسانوں کے قلوب مجروح کئے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اپنے لئے باعث صد فخر اور ذریعہ نجات سمجھتے ہیں ؎

کارٹون کا عنوان ”نہایت مشہور تاریخی مشاہیر کی تصاویر“ رکھا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کارٹون بنانے اور بنوانے والے اس بات سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ کہ جن لوگوں کے بے ڈھنگے اور کریہہ منظر ڈھانچے اس عنوان کے نیچے بنائے گئے ہیں۔ وہ معمولی انسان نہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک بھی بہت بڑی مشہور اور تاریخی ہستیاں ہیں ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے۔ یہ کارٹون شائع کرنے والے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس شان اور عظمت سے ناواقف تھے۔ جو مسلمان آپ کی سمجھتے ہیں۔ اور جو عقیدت دنیا کے چالیس کروڑ انسان آپ سے رکھتے ہیں باوجود اس کے اس طریق سے کارٹون شائع کرنا جس کا ذکر ابھی کیا جا[چکا ہے۔] دیدہ دانستہ مسلمانوں کی دل آزاری نہیں تو اور کیا ہے۔

کارٹون میں انگلستان کے ایک مشہور کھلاڑی مسٹر ہابس کا دراز قد بُت بلا ہاتھ میں لئے بنایا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر کرنے لئے کہ مختلف ممالک کے موجودہ اور گذشتہ مشاہیر بھی اس کھلاڑی کی شہرت اور کمال پر حیران ہو رہے ہیں۔ اس کے ارد گرد چھ چھوٹی چھوٹی اور بھونڈی تصاویر بنائی گئی ہیں جو حیرت اور استعجاب سے اس کے منہ کی طرف دیکھ رہی ہیں اور وہ ان سے بہت لمبا آسمان کی طرف منہ اٹھائے کھڑا ہے ان تصاویر میں سے تین اس کے دائیں طرف ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل درج ہیں۔ چیپلن (امریکہ کا مشہور ایکٹر) سیزر جو۔ حضرت آدم (علیہ السلام) اور بائیں طرف کی تصاویر کے نام حسب ذیل لکھے ہیں:۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کولمبس ۔ لائڈ جارج ۔

اگرچہ ان سب تصاویر کی ہیئت نہایت مکروہ بنائی گئی ہے۔ لیکن جن کے نیچے ”آدم“ اور ”محمد“ لکھا ہے۔ ان پر خاص نظر عنایت کی گئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تصویر بالکل ننگ دھڑنگ اور (نعوذ باللہ) لنگور کی سی بنائی گئی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر میں لمبی چوڑی تلوار لٹکائی گئی ہے ؎

ان سب حرکات سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کے ان نہایت مقدس ترین انسانوں کی شرمناک توہین دیدہ دانستہ کی گئی ہے۔ اس نہایت ہی اندوہناک واقعہ کے متعلق تمام مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کے مبلغ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مقیم لنڈن نے نہایت زور کے ساتھ صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے ملک معظم کے ہوم سیکرٹری کو حسب ذیل مراسلہ بھیجا ہے:۔

یور اکسیلنسی!

سرزمین انگلینڈ کی مسلم آبادی کے ایک بڑے حصہ کا امام ہونے کی حیثیت سے میں یہ نہایت ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کی طرف سے اور ان سب مصری۔ ہندوستانی اور افریقن مسلمانوں کی طرف سے جو کہ سٹار اخبار کے ایک متنفر و محقر پھیلانیوالے کارٹون کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کیلئے میرے پاس پہنچے۔ یور اکسیلنسی پر ان کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہوا اس خطرناک نفرت و حقارت اور شدید صدمہ کا اظہار کروں۔ جو اخبار مذکور کی ۱۸ اگست ۱۹۲۵ء کی اشاعت کے ایک کارٹون نے (جس کی ایک کاپی لف ہذا ہے) مسلمانوں کو پہنچایا ہے ؎

اس کارٹون میں مسٹر جیک ہوبز کی شکل ایک قوی ہیکل اور تنومند انسان کی طرح بنائی گئی ہے۔ اور اسکے پاؤں تلے جو تصاویر بنائی گئی ہیں یہ انہیں ایسی برگزیدہ شخصیتوں کو بھی کھڑا دکھایا گیا ہے۔ جو شہرت دوام کی مالک ہیں اور علم سیرو تاریخ کے لحاظ سے جنکو سب پر تفوق حاصل ہے۔ یعنی ان میں حضرت آدم علیہ السلام اور

اسلام کے مقدس نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی کھڑا کیا گیا ہے۔ اور دوسروں کی طرح انہیں بھی مسٹر ہوبز کی طرف اسکے کرکٹ میچ میں سینکڑوں کی تعداد میں کوور کر لینے پر بنظر استعجاب و پریشانی دیکھنے والا بنایا گیا ہے۔ اس ہتک آمیز اور توہین کرنے والے کارٹون نے مسلمانوں کے دینی جذبات پر ایک گہرا چرکہ لگایا ہے۔

خدا تعالےٰ کے مقدس نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلمانوں کے نزدیک خدا کے بعد سب سے زیادہ متبرک وجود ہیں وہ محبت جو آپ کے لئے مسلم افراد کے قلوب میں ہے۔ اور وہ تعظیم و تکریم جس کے ساتھ مسلمان آپ کی مقدس یاد ہر وقت اپنے دلمیں تازہ رکھتے ہیں۔ رنگت اور نسل اور ملک کے امتیازات کو بالکل بے حقیقت بنا کر آپ کی محبت میں سب کو متفق اور متحد بنا دیتی ہے۔ مسلمانوں کی نظر میں دنیا جہان کی سب چیزوں سے زیادہ عزیز صرف اپنے روحانی آقا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عزت و آبرو ہے جس کی خاطر ہر مسلمان خواہ وہ جوان رعنا ہو یا پیر فرتوت۔ معزز ہو اور اعلیٰ طبقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ یا غریب۔ مرد ہو یا عورت ہر وقت اپنی جان اور سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہے۔

ایک مسلمان سب کچھ برداشت کر لیگا۔ لیکن یہ بات اس کے لئے بالکل ناقابل برداشت ہے۔ کہ اپنے پیارے آقا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام پر دھبہ آنے دے۔

ان جذبات اور احساسات کو مدنظر رکھکر یور اکسیلنسی اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس ہتک کے سبب جو ٹھیس ہمارے احساسات پر لگی ہے۔ وہ کس قدر شدت و حدّت رکھتی ہے۔

اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ الفاظ پورے طور سے اسکو ادا نہیں کر سکتے۔ خدا کا غضب! روحانی عظمت و جلال کے سب سے بڑے اور بے مثل بادشاہ خدا تعالےٰ کے مظہر کامل سب کی نگاہوں کے نقطۂ مرکزی۔ شہزادۂ امن اور نسل انسانی کے لئے مجسم رحمت کو اس طرح پست قد میں دکھایا گیا ہے کہ وہ حیران و ششدر ہو کر ایک گیند بلا کھیلنے والے کے منہ کو تک رہا ہے۔ اور اس انداز سے تصویر میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ قتل و خونریزی اور بربریت اور تباہی کا مجسمہ (نعوذ باللہ من ذالک) سفک دم کے لئے تلوار لٹکائے کھڑا ہے۔ فنون حاضرہ میں سے کوئی فن اس قسم کی تحقیر و تذلیل کو پیش نہیں کر سکتا اور اس سے بڑھکر ایک اخبار کی شرارت اور ہو نہیں سکتی کہ وہ لوگوں کے مذہبی احساسات کو اس طرح ٹھکرائے۔ کیا ایک گیند بلا کھیلنے والے کی تعریف و توصیف بغیر اس کے مکمل نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ ایک ایسے عظیم الشان مصلح کی اشتعال انگیز طریق پر ہتک کی جائے۔ جو بنی نوع انسان کے تمام مصلحین پر اپنے کارناموں کی وجہ سے فوقیت رکھتا ہے اور صف اول میں کھڑا ہے۔ لاریب یہ ایک نہایت ہی ذلیل اور کمینہ حرکت ہے۔ جو اس قسم کے موازنہ کے لئے اختیار کی گئی۔

مجھے اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ میں یور اکسیلنسی کی توجہ اس طوفان کی طرف منعطف کراؤں۔ جو اس کارٹون پر رنج و ملال کے اظہار کے لئے ہندوستان اور دیگر بلاد اسلامیہ میں برپا ہوگا۔ کیونکہ یہ امر خود ہی یور اکسیلنسی پر منکشف ہے۔ کہ مذہبی احساسات کی تحقیر کرنا فتنۂ خوابیدہ کو جگانا ہوتا ہے۔

بنا بریں میں بڑے زور کے ساتھ اس بے حرمتی اور تذلیل کے خلاف جو نہایت ہی کمینہ پن کے ساتھ ہمارے مقدس آقا اور خدا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس کارٹون کے ذریعہ روا رکھی گئی ہے۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں۔ اور نہایت ہی ادب و احترام کے ساتھ استدعا کرتا ہوں کہ یور اکسیلنسی اپنی فوری اور سرگرم توجہ اس اہم معاملہ کیطرف منعطف فرمائیں۔ اور اس ناشائستہ حرکت کے ارتکاب کنندوں کے خلاف قانون کا پورا پورا استعمال کریں۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ برطانیہ اپنی روایتی راستبازی اور غیر جانبداری پر فخر کرنے کا واقعی حق رکھتا ہے۔

میں ہوں جناب کا نہایت ہی مخلص

اے۔ آر۔ درد

امام مسجد لنڈن

لندن کے کئی ایک معزز اور باثر اخبارات نے اس پروٹسٹ کا ذکر اپنے صفحات میں کیا ہے۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس بارے میں مزید کارروائی بھی لندن میں ہو رہی ہے۔ جس سے امید کی جا سکتی ہے کہ اخبار سٹار کو اپنی اس شرمناک حرکت پر ندامت اٹھانی پڑیگی۔ لیکن ہم اس اہم اور المناک واقعہ کی طرف گورنمنٹ ہند کو توجہ دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں تاکہ وہ سرکاری طور پر اپنی مسلمان رعایا کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہوئی ملک معظم کی حکومت کے گوش میں یہ بات لائے۔ اور اس دل آزار فعل کا قرار واقعی انسداد کرائے۔ گورنمنٹ ہند کے لئے مسلمانوں کو ممنون بنانے کا یہ ایک نہایت زریں موقعہ ہے۔ اسے ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ اور جس قدر ممکن ہو سکے۔ کوشش اور سعی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ رعیت کے جذبات اور خاص کر مذہبی جذبات کی نگہداشت نہایت ضروری ہے۔ اور اس بارے میں تھوڑی سی فروگذاشت بھی بہت خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

ایک احمدی خاندان کا مالی ایثار

یہ خدا تعالیٰ کا ہی فضل اور کرم ہے۔ کہ اس نے ہماری جماعت کے افراد میں دین کی خاطر اپنا سب کچھ نثار کر دینے کی توفیق اور ہمت عطا کر رکھی ہے۔ اور اس کے متعلق آئے دن جس قسم کی مثالیں جماعت احمدیہ کے افراد پیش کرتے رہتے ہیں۔ وہ اور کہیں نہیں مل سکتیں۔ اسی قسم کی ایک تازہ مثال جماعت احمدیہ بمبئی کے ایک احمدی صفدر حسین صاحب نے پیش کی ہے جن کے متعلق ماسٹر نعیم الدین صاحب محاسب انجمن مذکور ناظر صاحب بیت المال کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

"صفدر حسین صاحب نے مجھے آکر کہا کہ میں اس وقت ڈیڑھ سو روپیہ کا مقروض ہوں۔ مکان کا کرایہ بھی چار یا پانچ ماہ کا باقی ہے اور اس وقت میرا کام بھی ایسا نہیں چلتا۔ جس سے جلد چندہ ادا کرنے کا وعدہ کر سکوں۔ کیونکہ میری موجودہ آمدنی میرے اخراجات کے واسطے بھی کافی نہیں۔ لہذا میرے مکان میں جو کچھ سامان ہے۔ وہ سب فروخت کر کے بیت المال میں روانہ کر دیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا تمام سامان باہر نکالکر رکھدیا۔ اور سب فروخت کر دیا کچھ کپڑے ایسے تھے جن کی قیمت یہاں بہت کم ملتی تھی۔ حالانکہ وہ زیادہ قیمت میں طیار ہوئے تھے۔ اس لئے وہ کپڑے بجنسہ بذریعہ پارسل بھیجتا ہوں۔ (یہ پارسل پہنچ گیا ہے)

صفدر حسین صاحب کی بیوی نے بھی اس کام میں خاص حصہ لیا۔ اور نہایت جوش کیساتھ تمام سامان خدا کی راہ میں دیدیا انکا لڑکا جس کا نام احمد حسین ہے۔ اور جس کی عمر اسوقت نو دس سال کی ہے۔ سامان باہر نکالکر رکھتا جاتا تھا۔

میں نے صفدر حسین صاحب کو سمجھایا کہ آپ ایسا نہ کریں تھوڑا تھوڑا کر کے چندہ ادا کر دیجیئے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میری یہی خوشی ہے کہ اپنا تمام سامان خدا کی راہ میں دیدوں۔ آپ اس تحریک کو جو میرے دلمیں پیدا ہوئی ہے نہ روکیں"

ان الفاظ کو پڑھئے اور اس خاندان کے اخلاص اور جوش مذہبی کا اندازہ لگائیے جو ایک ایسے شہر میں پڑا ہے جہاں دوست بھی امداد سے کنی کترا جاتے ہیں۔ کاروبار سرد پڑا ہے۔ آمدنی اتنی نہیں کہ حوائج ضروریہ بھی پورے ہو سکیں۔ اور کسی جگہ سے کچھ مل جانے کی کوئی امید نہیں۔ ایسے حالات میں اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں لٹا دیا جاتا ہے۔ اور بیوی بچے بھی بخوشی اس میں حصہ لیتے ہیں۔

ایسے اخلاص اور ایسی فداکاری کی مثال کیا قرون اولیٰ کے سوا کہیں اور مل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور یہ اس ایمان اور ایقان کا صدقہ ہے جو حضرت مسیح موعود نے آکر اپنے سچے پیروؤں میں پیدا کر دیا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ اس خاندان کی اس قربانی اور ایثار کو قبول فرمائے۔ اور اس دنیا میں بھی اس کے ثمرات سے انہیں متمتع کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت مرزا صاحب نے مبعوث ہو کر کیا کیا

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء

توحید اور انبیاء

میں نے پچھلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کاموں میں سے ایک کام بتایا تھا۔ جسے علماء نہیں کر رہے تھے۔ اور اگر کوئی علماء میں سے کر بھی رہے تھے۔ تو وہ وہی تھے۔ جو قرب نبوت کی وجہ سے ایک نبی کی شعاعوں کو اپنے قلب میں جذب کر رہے تھے آج میں ایک دوسرا کام بتاتا ہوں۔ کہ وہ بھی سینکڑوں سالوں سے بغیر کئے پڑا تھا۔ علماء اسے دیکھتے تھے۔ لیکن باوجود دیکھنے کے اسے کرتے نہیں تھے۔ اس کے نتائج دیکھ رہے تھے۔ لیکن یا تو وہ اس کی اصلاح کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے تھے۔ یا اگر اصلاح کی طرف توجہ کرتے تھے۔ تو ایسی طرح کہ وہ اور بھی خراب ہو جاتا تھا۔ اور یہ وہ کام ہے۔ جس کے لئے قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ انبیاء آئے۔ اور وہ توحید کا مسئلہ ہے

سارا قرآن شرک کی بیخکنی کر رہا ہے

شروع سے لے کر آخر تک قرآن کریم کو پڑھ جاؤ۔ اس میں کوئی بھی رکوع ایسا نہیں ملیگا جس میں اگر تفصیلاً نہیں تو اجمالاً اور اگر اجمالاً نہیں۔ تو اشارۃً شرک کا ردّ نہ کیا گیا ہو۔ اور جتنے انبیاء بھی آئے وہ بھی سب دنیا کو یہی کہتے رہے۔ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ؎

نبیوں کا بڑا کام شرک کو مٹانا ہے

پس یہی وہ بہت بڑا کام ہے۔ جس کے لئے انبیاء دنیا میں آتے رہے ہیں یا یوں کہو۔ کہ نبیوں کے بڑے بڑے کاموں میں سے یہ ایک بڑا کام ہے۔ جسے وہ دنیا میں آکر کرتے ہیں جہاں یہ ایک بڑا کام ہے۔ وہاں یہ ایک نہایت ضروری کام بھی ہے۔ کیونکہ اگر لوگ خدا تعالےٰ کے متعلق یہ یقین کرنے والے نہ ہوں۔ کہ وہ واحد ہے۔ اور اس کے کاموں میں۔ اس کی طاقتوں میں اور اس کی صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ تو پھر دنیا میں ایمان پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا اس طرح امن میں بھی نہیں رہ سکتی۔ جس طرح کہ خدا تعالےٰ کو واحد ماننے سے رہ سکتی ہے۔ اسے پھر خدا کے ساتھ نہ وہ محبت ہو سکتی ہے۔ جو ہونی چاہیئے۔ اور نہ ہی اس قدر خوف اس کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس کی وجہ سے برائیوں سے بچے۔ اور نیکیوں کے کرنے کی حرص اسمیں پیدا ہو۔

نبیوں کا بڑا اور پہلا کام

پس نبیوں کا بڑا اور پہلا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کے متعلق دنیا کو یہ یقین کرا دیں کہ وہ جو کچھ ہے۔ اکیلا ہی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی اور ساتھی نہیں۔ یا اس جیسا کوئی اور خدا نہیں کیونکہ نبیوں کے دنیا میں آنے کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلا دیں۔ اور دنیا جو شرک کے راہ پر جا رہی ہے۔ اسے اس سے ہٹا کر توحید کی سڑک پر چلا دیں؎

دوسرا کام خدا تعالےٰ کی صفات کے متعلق ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں یہ ایمان پیدا کر دیں۔ کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اگر عبادت کے لائق کوئی ہے۔ تو وہی ایک ذات ہے۔ جس نے دنیا کو پیدا کیا۔ انسانوں کو بنایا۔ اور پھر ان کی ضروریات کے سامان مہیا کئے۔ پس حضرت آدمؑ سے لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جس قدر بھی انبیاء گذرے ہیں سب کی تعلیم کے اندر ایک یہی مسئلہ ملے گا۔ جو نہایت اہم ہے۔ کہ خدا پر یقین لاؤ اور اسے ایک سمجھو؎

قرآن کا نقطہ مرکزی

چونکہ خدا کو ایک وہی جانے گا۔ جو اسے مانتا ہے۔ اس لئے انبیاء خدا تعالےٰ کو منواتے بھی ہیں۔ اور کئی طرح کے دلائل پیش کر کے دنیا پر اسے ظاہر بھی کرتے ہیں۔ اور جب دنیا اس بات پر ایمان لے آتی ہے۔ کہ واقعی کوئی خدا ہے۔ جو اس سب کاروبار کا مالک ہے۔ تو پھر وہ اس کی وحدانیت منواتے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں یہی نقطہ مرکزی ہے۔ اور اسی پر سارے انبیاء کام کرتے ہیں۔ اور اسی کے اندر سب کچھ آجاتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے۔ جس کے بغیر نہ ایمان پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ روحانیت پیدا ہو سکتی ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے قرب میں جانے کی کوئی امید ہی نہیں پیدا ہو سکتی؎

رسول کریمؐ کے متعلق ایک فرانسیسی مؤرخ کی رائے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے متعلق اس قدر جوش تھا۔ کہ آپؐ کے مخالف بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ آپ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت خدا ہی خدا پکارتے تھے۔ چنانچہ فرانس کا ایک مؤرخ لکھتا ہے۔ اور خواہ کچھ کہو۔ اور کوئی بھی الزام محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر لگاؤ۔ لیکن مجھے تو ایک بات ایسی اُسؐ میں نظر آتی ہے۔ کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے۔ تب سے کسی شخص میں دیکھی نہیں گئی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جس وقت سے اس نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔ اس وقت سے لے کر موت کے وقت تک ایک ہی لفظ اسؐ کی زبان پر رہا۔ اور وہ اللہ کا لفظ تھا۔ گویا اسے ایک دھن تھی۔ اور جنون تھا۔ کہ خدا کو منوانا ہے۔ اور اسے دنیا میں ظاہر کرنا ہے۔

بعثت مسیح موعودؑ کی غرض

پس وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کام کو جنون کہتے ہیں۔ کہ آپ ہر وقت خدا کہتے رہے وہ بھی اس بات کے تو قائل ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہم۔ بڑا اور پہلا کام خدا کو اور خدا تعالےٰ کی وحدانیت کو منوانا تھا۔ یہ جنون ہی سہی۔ مگر یہ وہی چیز ہے۔ کہ اس جنون کے رکھنے والے کو بعد کے لوگوں نے کامل سمجھا۔ اور اگر کامل نہ سمجھا۔ تو کم از کم اتنا تو یقین کیا۔ کہ ایسا شخص بُرا نہیں ہو سکتا جو دن رات خدا خدا کرتا رہے۔ اور اس کو اس کی وحدانیت کو اور اس کی صفات کو منوانے کی دھن میں ہر وقت لگا رہے بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حالت کو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی اور تمام انبیا کی دنیا میں آنے کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ شرک مٹائیں۔ اور خدا تعالےٰ کو منوائیں۔ اس کی وحدانیت کو دنیا میں پھیلا دیں۔ اسی کام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مبعوث ہوئے

بعثت مسیح موعود کے وقت دنیا میں شرک

جس وقت حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ آپکے آنے سے پہلے شرک ایسا پھیل گیا تھا۔ کہ توحید گویا کبھی دنیا میں آئی ہی نہ تھی۔ اور آپ کے ذریعہ خدا نے پھر توحید قائم کی۔ خدا تعالےٰ کی محبت مسلمانوں کے دلوں سے اٹھ گئی تھی۔ نہ صرف وہ ایمان اس پر نہیں رہا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے پیدا کیا تھا۔ بلکہ لوگ اسے چھوڑ کر اوروں کی پرستش میں لگے ہوئے تھے۔ اس کی وحدانیت کو بھی بھلا بیٹھے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ جب تشریف لائے۔ تو آپ نے خدا کے حکم کے ماتحت سعید روحوں کو صراط مستقیم دکھلایا۔ ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کی محبت ڈال دی۔ اور شرک سے ہٹا کر اس کی طرف لگا دیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی توحید کو دنیا میں پھیلا دیا۔ اور اب جب تک مسلمان کہلانے والے آپؑ کے بتائے ہوئے طریق پر نہیں چلیں گے۔ اور اپنے خیالات اور اعتقادات کی اصلاح نہ کریں گے۔ تب تک اس شرک سے نکل کر جس میں وہ پھنسے ہوئے ہیں توحید پر قائم نہیں ہو سکیں گے۔

غرض دنیا آپ کے آنے سے پہلے طرح طرح کے

شرکوں میں پھنسی ہوئی تھی۔ اور تو اور خود مسلمان بھی اس سے نہیں بچے ہوئے تھے۔ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کے پیچھے لگ گئے تھے۔ کوئی نہیں تھا جو انہیں سیدھا راستہ دکھاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہو کر شرک سے بچنے کا طریق بتایا۔ اور خدا تعالےٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کیا ؛

مسیح موعود سے پہلے توحید کی تعلیم دینے والے

ممکن ہے۔ کوئی کہدے ؛ وہابی بھی تھے جو شرک مٹا رہے تھے۔ قبروں کی پرستش سے روکتے تھے۔ قبروں پر دیئے جلانے سے منع کرتے تھے۔ مردوں سے حاجتیں طلب کرنے اور مرادیں مانگنے کے خلاف تھے۔ پھر حضرت مرزا صاحب کی شرک کے خلاف آواز بلند کرنے میں کیا خصوصیت ہوئی۔ لیکن یہ کہنے والے اتنا نہیں سوچتے۔ کہ اگر وہابیوں کے اس قسم کے خیال اس بات کی دلیل ہو سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ تو پھر ایک عیسائی کے لئے یہ گنجائش ہے۔ کہ وہ کہدے تاریخوں سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کئی آدمی تھے۔ جو توحید کی تعلیم دیتے تھے۔ پس جب انؐ سے پہلے بھی توحید کی تعلیم دینے والے موجود تھے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس میں کیا خصوصیت ہوئی۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے توحید کی تعلیم دینے والوں میں سے حضرت عمرؓ کے چچا تھے جو بتوں کی پرستش سے ہٹا کر لوگوں کو خدا کی پرستش کے لئے کہتے تھے۔ اور انہیں اس پر گھمنڈ بھی تھا۔ کہ میں توحید کی تعلیم پھیلا رہا ہوں۔ اگر خدا نے نبی بنانا ہوتا تو مجھے بناتا۔ اس کا جو جواب عیسائیوں کے لئے ہوگا۔ وہی جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہمارا ہے۔ اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم ہی باوجود توحید کے تعلیم دینے والوں کے موجود ہونیکے حقیقی طور پر توحید کی تعلیم دینے والے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی باوجود ان لوگوں کے موجود ہونے کے (اگر ان کے متعلق یہ مان بھی لیا جائے کہ وہ توحید کی تعلیم دیتے تھے) حقیقی طور پر تعلیم توحید دینے والے تھے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ مولوی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق عیسائیوں کے اس سوال کا صحیح جواب نہیں دے سکینگے اس لئے وہ جواب بھی میں خود ہی دے دیتا ہوں۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ لوگوں کا منہ سے کہہ دینا شرک نہ کرو۔ اور توحید پر قائم رہو۔ اور توحید فی الواقع پھیلانا ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا ان باتوں میں ہے۔ کہ ایک شخص تو بیمار سے کہے۔ میاں علاج کر۔ اور دوسرا اسے بیماری کا نسخہ لکھ کر دے دے کہ اسے استعمال کر۔ وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے توحید پھیلاتے نظر آتے ہیں۔ وہ صرف علاج کرو کہتے تھے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر نسخہ لکھدیا۔ اور بتایا کہ توحید یہ ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بھی لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ شرک نہیں کرنا چاہیئے۔ اور توحید کا قائل ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ جانتے نہیں تھے۔ کہ توحید کیا ہے۔

وہابیوں میں شرک

ایسے لوگوں میں سب سے پیش پیش وہابی تھے۔ مگر انہیں حقیقی توحید سے کوئی تعلق نہ تھا۔ کیا وہ لوگ بھی توحید سمجھ سکتے ہیں۔ جو یہ مانیں کہ حضرت مسیح ناصری نے بھی پرند پیدا کئے تھے۔ حالانکہ خلق کرنے کی صفت صرف خدا تعالےٰ ہی کی ہے۔ پھر کیا وہ لوگ توحید کی حقیقت پا سکتے ہیں۔ جو یقین رکھتے ہوں۔ کہ مسیح ناصری مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ حالانکہ دنیا میں مردوں کا زندہ ہونا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ پھر کیا وہ لوگ توحید جان سکتے ہیں۔ جو ایک انسان میں دیگر خدائی صفات مانتے ہوں۔ مثلاً ان وہابیوں کے نزدیک حضرت مسیحؑ کو بھی اسی طرح علم غیب حاصل تھا۔ جس طرح خدا تعالےٰ کو ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام لوگوں کا روزانہ کھایا پیا بتا دیا کرتے تھے۔ بے شک وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح یہ سب کچھ باذن اللہ کرتے تھے۔ لیکن مشرکین میں سے کون ہے جو باذن اللہ نہیں لگاتا۔ عیسائی۔ ہندو اور دوسرے تمام اس قسم کے عقائد رکھنے والے سب یہی کہتے ہیں۔ کہ جنہیں وہ خدا کا شریک بناتے ہیں۔ وہ سب باذن اللہ خدائی کام کرتے ہیں۔ پس جب مشرک بھی باذن اللہ کہتے ہیں۔ اور باوجود باذن اللہ کہنے کے ان کے اس قسم کے کاموں اور عقیدوں کو دیکھکر انہیں مشرک کہا جاتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کو مشرکانہ عقائد رکھنے کی وجہ سے اس لئے مشرک نہ کہا جائے۔ کہ وہ حضرت مسیحؑ کے متعلق باذن اللہ کے الفاظ لگاتے ہیں۔ بات یہی ہے۔ کہ دونوں مشرک ہیں۔ ایک پر ذرا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور دوسرے پر بالکل نہیں۔

زرتشتیوں کا عقیدہ

البتہ زرتشتی کہتے ہیں۔ کہ خدا دو ہیں۔ ایک نیکی کا خدا اور دوسرا شر کا لیکن ان کی کتابوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ آخر شر کا خدا تباہ ہو جائے گا۔ اور نیکی کا خدا رہ جائے گا۔ پس بدی کے خدا کی ہلاکت بتاتی ہے۔ کہ وہ کسی اور کے ماتحت ہے۔ جو اس کو ہلاک کر دیگا۔ اسیطرح جو باقی رہ جائیگا۔ وہ نیکی کا خدا ہوگا۔ اصل خدا ہرمز کو مانتے ہیں۔ اور اہرمن اور یزدان دو اور خدا قرار دیتے ہیں۔ مگر ان کے کام جو بتاتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو جبرائیل اور عزرائیل کی طرح سمجھتے ہیں۔ یعنی جبرائیل اور عزرائیل فرشتوں کو انہوں نے یہ نام دے دیئے ہیں اور بطور خدا ان کو ماننا شروع کر دیا ہے۔ اصل میں وہ بھی ایک ہی خدا قرار دیتے ہیں لیکن باوجود اس کے اذن اللہ کہنے کا ہر ایک میں دستور پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مشرک مقلد قبروں پر سجدے کرنے والوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے ؛

اذن اللہ کہنے میں مشرک و موحد یکساں ہیں

تو اذن اللہ کہنے والوں کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس طرح وہ مشرک نہیں ہوتے۔ سید عبدالقادر جیلانی کے مرید بھی یہی اذن اللہ کہا کرتے ہیں۔ مگر ان کے مشرکانہ خیالات سے کون ناواقف ہے۔ پس وہابیوں کا فریق بڑا ہی توحید کا مدعی تھا اور ہے۔ مگر وہ بھی شرک سے پُر ہے۔ جیسا کہ ابھی میں نے ان کے حضرت مسیح کے متعلق عقائد سے بتایا ہے۔ یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ جنہوں نے خاص توحید کو پیش کیا۔ اور مسیح علیہ السلام کی حیات کی تردید کر کے اس شرک کو مٹا دیا۔ جو اس مسئلے کی وجہ سے عام طور پر پھیلا ہوا تھا۔

سر سید اور وفات مسیح

شائد بعض لوگ کہہ دیں گے۔ سر سید احمد خاں صاحب بھی حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل تھا۔ لیکن اس میں بھی فرق ہے سر سید اس لئے وفات مسیح کے قائل نہ ہوئے تھے۔ کہ اس سے خدا تعالےٰ کی توحید پر اثر پڑتا ہے۔ بلکہ اس لئے تھے۔ کہ موجودہ زمانہ کی سائنس حضرت مسیح کی حیات کے خلاف تھی۔ پس انہوں نے بھی اس مسئلے کی توحید پر بنا نہیں رکھی۔ بلکہ نیچر پر رکھی ہے۔ دیکھو ایک دہریہ اور نیچری خدا کو نہیں مانتا۔ وہ بھی وفات مسیح کا قائل ہوگا۔ اور وہ ان معجزات کو بھی نہیں مانیگا۔ جو حضرت مسیح کے متعلق بیان کر کے انہیں خدائی صفات میں شریک بنایا جاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ توحید الٰہی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ یہی حال سر سید احمد خاں کا تھا۔ پس ایک شخص تو اس لئے مسیح کی حیات کا انکار کرتا ہے۔ کہ خدا ہی نہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لئے اس کا انکار کرتے ہیں۔ کہ خدا ہے۔ اور اس کا قانون یہ ہے۔ کہ سب کو وفات دے۔ سر سید یورپ کے اعتراضات سے بچنے کے لئے حیات مسیح کا انکار کرتا تھا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب خدا تعالےٰ کے جلال کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اور ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ دیکھو اگر کسی جگہ کچھ اسباب پڑا ہو۔ اور ایک شخص اسے اٹھا لے۔ کہ میں اس کے مالک کے گھر پہنچاؤں۔ اور ایک اسلئے اٹھائے۔ کہ میں اسے اپنے گھر لے جاؤں۔ تو دونوں شخص ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ سید احمد صاحب نے اگر ایسی کوشش کی تو صرف یورپ والوں کے اعتراضات

گورنمنٹ پنجاب کے تمسکات ۱۹۳۷ء

حکومت پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟ اسلئے کہ اسی صوبے سے قرضہ لیا جائے اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے۔

کتنا قرضہ اور کس لئے؟ ایک کروڑ روپیہ جو وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائیگا۔ جو فائدہ بخش ہونگی۔

قرضہ کے لئے ضمانت کیا ہوگی؟ حکومت پنجاب کا کل مالیہ۔

شرح سود کیا ہے؟ ۵ ۳/۴ فیصدی۔

مجھے روپیہ کب واپس ملیگا؟ بارہ سال کے عرصہ میں۔ لیکن اگر آپ وادی ستلج کی نہر پر اراضی خریدیں گے۔ تو انکی قیمت کی پوری ادائگی یا اس کے جزوی ادائگی میں آپکے تمسکات پوری قیمت پر منظور کر لئے جائینگے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟ بڑے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ یا امپیریل بنک کی کسی شاخ کے پاس جایئے۔

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟ وہاں سے جو فارم آپکو ملیگا۔ وہ آپ پُر کر کے روپیہ ادا کر دیں۔

مجھے سود کب سے ملے گا؟ جس تاریخ سے آپ روپیہ ادا کرینگے۔ اسی تاریخ سے۔

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہو گا؟ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کر دیا جائیگا جس وقت آپ روپیہ داخل کرینگے۔ اور اسکے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ سرکار یا ماتحتی سرکار سے ادا ہوا کریگا جسکے متعلق آپ لکھینگے کہ اسکے ذریعہ ہوا کرے۔

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہو جائے گا۔ قرضہ لینا بند کر دیا جائے گا۔

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟ (الف) اسلئے کہ ضمانت بھی اچھی ہے اور سود بھی اچھا ملتا ہے (ب) اسلئے کہ روپے کے بدلے میں زمین بھی ملتی ہے بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو (ج) اسلئے کہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کرینگے تو ایک اچھے شہری کی طرح اپنے فرض کو ادا کرینگے۔

المشتہر

مائیلز ارونگ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ مالیات

ہندوستان کی خبریں

—— خلیفہ شجاع الدین صاحب آنریری سیکرٹری پنجاب مسلم ایجوکیشنل کانفرنس لاہور نے اس امر کا اعلان اخبارات میں کیا ہے۔ کہ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایسی لڑکیوں کو بھی وظیفہ مل سکتا ہے۔ جو السنۂ شرقیہ کی تعلیم گھر میں ہی حاصل کریں اس قاعدہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے پرنسپل صاحب اورنٹیل کالج لاہور کی خدمت میں درخواست کرنی چاہیئے ؛

—— سید طاہر الدباغ نے روانہ ہوتے وقت ہندوستان کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ جس مقصد کے لئے میں آیا تھا۔ اس میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے ؛

—— ۱۴ ستمبر کو پورنیا میں گاندھی جی کی خدمت میں خواتین نے جو سپاس نامہ پیش کیا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ آج بھی ستی ہونے کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی پہلے تھی۔ لیکن اصل ستی یہ ہے۔ کہ اپنی پاکیزگی کو قائم رکھا جائے جب تک خواتین پاکیزہ اور با اخلاق نہ ہو جائیں گی سوراجیہ نہیں مل سکتا ؛

—— فسادات ہمیرپور میں بعض سر کردہ اشخاص کی کوشش سے ہندو مسلمانوں نے آپس میں فیصلہ کر لیا ہے۔ اور حکام سے درخواست کر دی ہے۔ کہ مقدمات اٹھائے جائیں ؛

—— بمبئی ۱۷ ستمبر۔ خلافت کمیٹی بمبئی نے یہ تار اخبارات میں بھیجا ہے۔ مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کو سلطان ابن سعود کے نمائندہ مقیم قاہرہ سے بحری پیام وصول ہوا ہے۔ شام کی اطلاعات کے مطابق ابن سعود نے محاصرہ اور اہالیان شہر کی مدد سے مدینہ طیبہ کو فتح کر لیا ہے۔ اور شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ نہ خوں ریزی ہوئی اور نہ اماکن مقدسہ کو کوئی نقصان پہنچا ہے۔ فوجیں بالکل ضبط میں تھیں۔ مسجد نبوی میں نماز با قاعدہ ادا کی گئی۔ سیدی حمزہ رض کے روضہ پر چراغاں ہوا۔ شریفی فوجوں نے اطاعت قبول کر لی ؛

—— لاہور ۲۲ ستمبر۔ مولوی احمد علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج و خطیب شاہی مسجد لاہور کا کل انتقال ہو گیا۔

—— شملہ۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ملک معظم نے سر شرما کی جگہ وائسرائے کی انتظامیہ کونسل کی ممبری کے لئے مسٹر ایس آر داس بیرسٹر ایٹ لاء ایڈووکیٹ جنرل بنگال کے تقرر کی منظوری دے دی ہے ؛

—— شملہ ۱۴ ستمبر۔ گذشتہ رات شملہ میں پولیس لائن کے قریب بم پھٹا۔ جہاں گورکھا فوج کے سپاہی دسہرہ دیکھ رہے تھے۔ ۱۲ آدمی زخمی ہوئے۔ جن کو رپن ہسپتال میں پہنچایا گیا اس وقت تک تین موتیں اس حادثہ سے ہو چکی ہیں ؛

—— شملہ ۱۹ ستمبر۔ مجلس آئین ساز ہند نے تمام جابرانہ قوانین کی تنسیخ کا ریزولیوشن پاس کیا۔ لیکن شاہی کونسل نے اس کے برخلاف فیصلہ کیا۔ اس پر اسمبلی کے بہت سے غیر سرکاری ممبروں نے اپنے اپنے استعفے مسٹر جناح اور پنڈت نہرو کے پاس بھیج دیئے۔ جن کا شمار ترسیل تار تک ۵۰ ہے ؛

—— الہ آباد ۱۹ ستمبر۔ رام لیلا کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کے جواب میں مہاتما گاندھی نے افسوس ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "میرا ہندو مسلمان دونوں میں سے کسی پر بھی کوئی اثر نہیں" ؛

—— کلکتہ ۱۹ ستمبر۔ کلکتہ بقر عید والے مقدمہ میں جیوری نے متفقہ طور پر ۲۸ ملزمین کو بے گناہ قرار دیا۔ اور تین کو شبہ کی بناء پر چھوڑ دیا۔ جج نے جیوری سے اتفاق کرتے ہوئے ۱۹ ملزمین کو رہا کر دیا۔ اور بقیہ ۱۲ ملزمین کے مقدموں کو بوجہ اختلاف ہونے کے ہائیکورٹ کے حوالہ کر دیا ؛

—— بمبئی میں ملز کے بند ہو جانے کے وجہ سے ایک لاکھ مزدور بیکار ہو گئے ؛

—— شملہ کی بہت سی عورتوں نے ایک میموریل کے ذریعہ پنڈت موتی لال نہرو کی مونچھیں منڈوا دینے کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ دوسری عورتوں کی بات کو بھی مد نظر رکھنا اور اس پر غور کرنا ضروری ہے ؛

ممالک غیر کی خبریں

—— طنجہ ۱۷ ستمبر۔ طیطوان میں اسپین کی غیر ملکی افواج نے جب شہر کی سڑکوں پر پریڈ کی۔ تو ان کی سنگینوں پر مجاہدین ریف کی زبانیں اور کان لٹک رہے تھے ؛

—— ویسٹ منسٹر گزٹ کے نامہ نگار قسطنطنیہ کا بیان ہے کہ ترکی میں جو انگریز ہیں۔ انہیں اناطولیہ کے ساحل بحیرہ روم کے بندرگاہوں پر جانے کی اجازت نہیں دی جاتی ؛

—— شاہ ایران ۲۴ اکتوبر کو مارسیلز سے روانہ ہو کر براہ بمبئی طہران جائیں گے۔

—— ملبورن ۱۸ ستمبر۔ جمہوریہ آسٹریلیا کی مجلس مقننہ نے وہ مسودہ منظور کر لیا ہے۔ جس کی رُو سے برطانی ہندوستان کے باشندگان مقیم آسٹریلیا کو شہریت کے مکمل حقوق انتخاب و حق رائے دہندگی حاصل ہو جائیں گے ؛

—— مسٹر سکلتوالہ کے داخلہ امریکہ کے ممنوع قرار دیئے جانے پر حکومت امریکہ کے برخلاف "سول لبرٹی یونین" نے بذریعہ تار برقی احتجاج کیا ہے۔ اور برطانی وفد کے نیویارک پہنچنے پر وہاں ایک جلسہ عام کرنے کا انتظام کیا گیا ہے ؛

—— قاہرہ۔ محکمہ شرعیہ منصورہ کے قاضی علی عبدالرزاق پر اپنی نئی تالیف "الاسلام اصول الحکم" میں یہ خیال ظاہر کرنے کے سبب مقدمہ چلایا گیا۔ کہ "دین اسلام کا خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی بروئے شرع اسلام کو خلیفہ کی ضرورت ہے" قاضی مذکور عہدہ قضات سے برطرف کر دیا گیا ہے ؛

—— ہوبوکین (نیوجرسی) ۱۸ ستمبر۔ جمہوریہ آئرلینڈ کے حامیوں کی ایک جماعت نے جس میں زیادہ تر عورتیں شامل تھیں مسٹر ریچرڈ میلکمی رکن پارلیمنٹ آئرلینڈ پر جب کہ وہ جہاز سے ساحل پر اتر رہے تھے۔ انڈے مارے۔ پولیس نے اپنی نگرانی میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو نیویارک کی طرف روانہ کر دیا ؛

—— اکسفورڈ ۱۸ ستمبر۔ لنڈن میں بغداد سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ عراق کے درمیانی علاقے کے عیسائیوں کو جلا وطن کیا جا رہا ہے ؛

—— لنڈن ۱۸ ستمبر۔ کرنیل لارنس جس نے حجاز میں شہرت حاصل کی تھی آج کل مسلح موٹروں کی فوج میں ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے کام کر رہا ہے ؛

—— ٹوکیو ۱۸ ستمبر۔ وائٹ ہوس کے بالائی حصہ میں آگ لگ گئی۔ جو سخت ہوا کے سبب اور بھی تیز ہو گئی۔ بعد کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ وائٹ ہاؤس بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ کئی لاکھ کا نقصان ہوا ؛

—— بوئینس ایرز۔ ۱۸ ستمبر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بولیویا میں انقلاب برپا ہو گیا۔ اور وہاں پر مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے ؛

—— پیرس۔ ۲۰ ستمبر۔ میڈرڈ کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ ہسپانوی جرائد کا بیان ہے۔ کہ معرکہ بیبان میں غازی عبدالکریم کو بائیں ٹانگ پر شدید زخم لگا ہے۔ اور وہ تاریز میں بیمار پڑے ہیں۔ جرمنی کے دو سرجن اور ان کے اپنے فوجی افسران اعلیٰ ان کی خدمت کر رہے ہیں ؛

—— ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شاہزادہ کیوگاوا کے محل کو بھی آگ لگ گئی ہے۔ جو جل کر راکھ ہو گیا ہے۔ نقصان کا اندازہ ۱۰ لاکھ ین کیا جاتا ہے ؛

—— پیرس۔ ۱۹ ستمبر۔ ماتان کے حوران کے لاٹ پادری کا ایک مکتوب شائع کیا ہے۔ جس میں اس نے بیان کیا ہے۔ کہ دروزیوں نے ہمارے حلقہ کے ۵ ہزار عیسائیوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا ہے۔ اور وہ